بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ | ۸ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش | ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۶۳ ھ | ۸ جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ احسان۔ آج ڈلہوزی سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تو اطلاع نہیں مل سکی۔ البتہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے انکی صحت اچھی ہے۔

کل سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے نیز حضرت نواب محمد علی خانصاحب کی خیر و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

مکرم مولوی عبد السلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اہلیہ صاحبہ کو اب آرام ہے۔

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

پاکستان اور مسلم لیگ

فرمودہ ۱۰ اپریل ۴۴ئہ بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

ایک صاحب نے پاکستان کے متعلق سوال کیا۔ کہ اس بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے؟

حضور نے فرمایا۔ میں اصولی طور پر اس کا قائل نہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہندوستان میں اسی لئے پیدا کیا ہے۔ تاکہ سارا ہندوستان اسلام کے جھنڈے کے نیچے آجائے۔ اور وہ احمدیت کی ترقی کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد کا کام دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ "آریوں کا بادشاہ" (تذکرہ صفحہ ۴۸) اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے؟ پس ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں۔ اگر ہندوستان نے الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پاکستان کے بادشاہ کہلاتے۔ آریوں کے بادشاہ نہ کہلاتے۔ پس بے شک مسلمان زور لگاتے رہیں بس مادی قسم کا پاکستان وہ چاہتے ہیں۔ وہ کبھی نہیں بن سکتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ ایک ایسا ہندوستان ان کو ضرور دے گا جس میں اکثریت مسلمانوں کی ہوگی۔ اور اسی کیلئے ہم کوشاں ہیں۔ ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ نے ملک کا اتحاد بلا وجہ نہیں کیا۔ اس میں ضرور کوئی بہت بڑی حکمت ہے۔ البتہ ہم پاکستان کی مخالفت بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ ہندو قوم اتنی تشدد پسند ہو گئی ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی ہوّا ضرور چاہیئے پس ان کے دماغوں کو درست کرنے کیلئے پاکستان کا ہوّا ضروری ہے۔ ورنہ ذاتی طور پر ہمیں نہ پاکستان کی تائید کرنے کی ضرورت ہے نہ اس کی مخالفت کرنے کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں۔ کسی بزرگ سے کوئی بات پوچھی گئی۔ تو انہوں نے جواب دیا ؏

نہ انکارے کنم نہ اینکارے کنم

یہی پاکستان کا حال ہے۔ ہم نہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ نہ اس کی مادی شکل کیلئے کوئی کام کرتے ہیں۔ بلکہ ہم ایک روحانی پاکستان کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ جب سارا ہندوستان مسلمان ہو جائے گا اور اکھنڈ ہندوستان ہی پاکستان کہلائے گا۔ اس طرح ہم ہندوؤں اور مسلمانوں کی موجودہ سیاسی الجھن کو دور کر دیں گے۔ اور دونوں کی باتوں کو پورا کر دیں گے۔ ہندوؤں سے کہیں گے۔ لو اکھنڈ ہندوستان اور مسلمانوں سے کہیں گے کہ لو پاکستان۔ مگر چند صوبوں کا نہیں بلکہ سارے ہندوستان کا۔

پاکستان کی طرح ہمارا رویہ اردو کے متعلق بھی ہے۔ اردو کی بڑی مخالفت کی جاتی ہے۔ مگر ہمیں اس کا کوئی فکر نہیں۔ وہ بے شک زور لگاتے رہیں۔ اردو کو کبھی مٹا نہیں سکتے۔ کیونکہ اس زمانہ میں کلام الٰہی کثرت سے اس میں نازل ہوا ہے

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب سے ہندوستان کی تاریخ کا آغاز ہوا ہے یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ یہ سارا ملک ایک جھنڈے کے نیچے آیا ہو۔ مگر اب اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں ناکامی ہو رہی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آریوں کا بادشاہ بھیج دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو پہلے ہندوستان کا اتحاد پسند نہ کرتا تھا اب سارے ہندوستان کو ایک جھنڈے کے نیچے لانا چاہتا ہے۔

فرمایا۔ ہٹلر کی یہ بات بڑی صحیح اور معقول ہے۔ کہ کوئی حکومت دنیا میں عالمگیر نہیں ہو سکتی جب تک اس کی بنیاد وسیع نہ ہو۔ وہ کہتا ہے۔ برطانوی چار کروڑ ہیں یہ چار کروڑ ساری دنیا پر کہاں حکومت کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جرمن ۹ کروڑ ہیں۔ پس جرمن بنیاد پر رکھی ہوئی حکومت انگریزوں سے تین گنا زیادہ پھیل سکتی ہے۔ تو دنیا کی فتح کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ فاتح قوم ایسے ملک سے تعلق رکھتی ہو جس کی بڑی بھاری آبادی ہو۔ احمدیت چونکہ سب جگہ پھیلے گی۔ اور تمام دنیا پر احمدیت کا غلبہ ہوگا۔ اس لئے احمدیت کی تعلیم کا مرکز اللہ تعالیٰ نے ہندوستان بنا دیا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جماعت کا مرکز ہمیشہ قادیان رہے گا۔ آخر یہ تو خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اسلام اور احمدیت کے مسائل کی باریکیاں انگلستان کے رہنے والے زیادہ سمجھیں گے۔ یا امریکہ کے رہنے والے زیادہ سمجھیں گے۔ یا چین اور جاپان کے رہنے والے زیادہ سمجھیں گے۔ بہرحال وہ لوگ ان مسائل کو سمجھنے کے لئے قادیان کی طرف ہی رجوع کریں گے۔ پس قادیان چونکہ تمام دنیا کا مرجع بننے والا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس کا ماحول بھی نہایت وسیع ہو۔ تا زیادہ سے زیادہ استاد مل سکیں۔ اگر چھوٹا ماحول ہوگا۔ تو وسعت کم ہوگی۔ اور اگر بڑا ماحول ہوگا۔ تو وسعت زیادہ ہوگی۔ اگر سارا ہندوستان احمدی ہو جائے۔ اگر سارے ہندوستان میں خیالات کا اتحاد ہو جائے۔ اگر سارے ہندوستان میں تمدن کا اتحاد ہو جائے۔ اگر سارے ہندوستان میں تعلیم کا اتحاد ہو جائے۔ اگر سارے ہندوستان میں تربیت کا اتحاد ہو جائے۔ تو یہ لازمی بات ہے۔ کہ ہندوستان کے رہنے والے احمدیت کو ان لوگوں سے بہت زیادہ اور بہت جلد

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیکھ لیں گے جو بیرونی ممالک میں رہتے ہیں۔ بلکہ ہندوستان کے مختلف علاقوں کے رہنے والے بھی اس فہم اور ادراک سے درجہ بدرجہ حصہ لیتے ہیں۔ پنجابی احمدیت کو زیادہ سمجھتے ہیں۔ ان سے کم یوپی والے سمجھتے ہیں۔ ان سے کم بنگالی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ایک چینی احمدیت کو جاپانی سے جلد سیکھ سکتا ہے۔ چونکہ احمدیت کو زیادہ تر سمجھنے والے ہندوستان کے باشندے ہی ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قادیان جو سلسلہ کا مرکز ہے اس کا ماحول نہ صرف وسعت کے لحاظ سے بہت بڑا ہو بلکہ اتحاد کے لحاظ سے بھی بے نظیر ہو۔ تاکہ احمدیت کی ترقی اور اس کے مسائل کی ترویج اور اس کے احکام کی اشاعت کے لئے وہ ایک مضبوط بنیاد کا کام دے سکے۔ اور اس بنیاد سے کام لے کر ساری دنیا کو ایک جھنڈے کے نیچے لایا جا سکے۔ پس خدا نے جو چیز ہمارے لئے پیدا کی ہے۔ اور جس کے اتحاد کا ہمیں ہی فائدہ پہنچنے والا ہے۔ اس کو اگر ہم خود ہی پراگندہ کر دیں۔ تو یہ کونسی دانائی ہوگی۔ خدا تعالےٰ کی حکمتوں کو سمجھنا چاہیئے۔ اور اس کے مطابق کام کرنا چاہیئے مصلحت قومی کے لحاظ سے ہم اس وقت خاموش رہیں تو اور بات ہے۔ ورنہ پاکستان قائم کرنے میں مسلمانوں کا فائدہ نہیں۔ اکھنڈ ہندوستان میں ہے۔ ہمیں ہندوستان کا ایک ٹکڑا نہیں چاہیئے ہم سارے ہندوستان پر نظر رکھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ ایک دن اس کو لے کر رہیں گے۔ اور اس کے بعد انشاء اللہ اس بنیاد سے باقی دنیا پر اسلام کا پرچم گاڑنے کی کوشش کریں گے۔

فرمایا دُنیا کی آبادی دو ارب ہے۔ اور چالیس کروڑ ہندوستان کی آبادی ہے۔ اگر تمام ہندوستان احمدی ہو جائے۔ اور پھر ان کے سپرد دنیا کی تعلیم و تربیت کا کام کیا جائے تو ایک ایک شخص کے حصہ میں صرف پانچ پانچ آدمی آئیں گے۔ اور بالغوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فی استاد پچیس پچیس آدمی آئیں گے لیکن اگر پاکستان بن جائے۔ تو ایک ایک بالغ آدمی کے سپرد دو دو سو آدمی کرنے پڑیں گے۔ سکولوں میں ایک مدرس کے پاس پچاس سے زائد لڑکے ہو جائیں تو کہا جاتا ہے۔ کہ استاد ان کو نہیں پڑھا سکتا۔ پھر اگر ایک ایک شخص کے سپرد ہمیں دو دو سو آدمی کرنے پڑے۔ تو دُنیا کی تعلیم و تربیت کا کام کس طرح ہوگا۔ پس ضروری ہے کہ ہندوستان میں اتحاد رہے۔ اور اس کے حصے الگ الگ نہ ہوں۔ وہ ملک جس میں خدا نے اپنے دین کی بنیاد رکھی ہے۔ اس کی آبادی جس قدر وسیع ہوگی۔ اسی قدر اس کا دوسرے ملکوں کی تربیت پر اثر پڑے گا۔

فرمایا۔ مسلمان پاکستان پر تو زور دیتے ہیں۔ مگر یہ نہیں سوچتے۔ کہ ان کے پاس نہ روپیہ ہے۔ اور نہ ہی کوئی اور سامان ہے۔ پھر دنیا میں حکومتوں کے قیام کے لئے بڑے بھاری بحری بیڑے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ مگر مسلمانوں کے پاس اس بیڑہ کے رکھنے کی جگہ کہاں ہے۔ پنجاب اور سندھ شامل کر کے ایک محدود سمندری علاقہ مسلمانوں کے پاس آ سکتا ہے۔ مگر ایسے محدود سمندری علاقہ سے کوئی قوم دُنیا پر غالب نہیں آ سکتی پھر بحری طاقت تو الگ رہی۔ مسلمانوں کے پاس تو نئے آلات سے مسلح کئے ہوئے سپاہیوں کی بھی گنجائش نہیں۔ اور اسی طرح انکے پاس سائنس کی ترقی کا کوئی سامان نہیں۔ تمدنی اور اقتصادی ترقی کا کوئی سامان نہیں۔ دولت ان کے پاس نہیں۔ روپیہ ہے تو ہندوؤں کے قبضہ میں۔ پس یہ ایک مشغلہ ہے۔ جو چند تعلیم یافتہ لوگوں نے اختیار کیا ہوا ہے ہماری جماعت کے دوستوں کو ایسے معاملات میں دلچسپی نہیں لینی چاہیئے۔ بلکہ اگر کسی کے دل میں کوئی ایسی بات آئے۔ تو اسے استغفار کرنا چاہیئے۔ ہم ایک مذہبی جماعت ہیں۔ ہمارا ان باتوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہاں قریب کے سیاسی امور میں ہمیں ہر طرح مسلم لیگ کی مدد کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وُہ مسلمانوں کے فائدہ کے کام کر رہی ہے۔ پاکستان کے معاملہ میں ہمارا مسلک ان سے وسیع ہے۔ ہم سارے ہندوستان کو پاکستان بنانا چاہتے ہیں۔

بیعت خلافت

سید علی احسن صاحب ابن جناب سید محمد علی شاہ صاحب سیالکوٹ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ عطاء الرحمٰن درد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پتہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ کا ڈلہوزی کا پتہ حسب ذیل ہے۔

بیت الفضل۔ پکنک روڈ ڈلہوزی

شکریہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید سال دہم کا چندہ اس وقت تک ستر فی صدی مرکز میں داخل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ سو فیصدی وعدے پورے کرنے والے احباب کی فہرست حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کر دی ہے اور ان تمام احباب کی خدمت میں جزاکم اللہ احسن الجزاء کا ہدیہ پیش کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو بیش از پیش قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اپنی خاص رضا کا مقام عطا کرے وہ احباب جو باوجود شدید خواہش اور تڑپ رکھنے کے اب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے وہ حضور کے ارشاد ذیل پر عمل پیرا ہوں۔ فرمایا "میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے۔ وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرینگے اول تو وہ کوشش کریں۔ کہ جون میں ہی ان کا چندہ ادا ہو جائے۔ اگر جون میں ادا نہ کر سکیں تو جولائی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو سباق کی رُوح اپنے اندر رکھتے اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔" زمیندار اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں بھی نوٹ کر لیں۔ کہ ہر جماعت کوشش کر کے اپنا چندہ ۳۱ جولائی تک مرکز میں بھیجدے۔ تا السابقون الاولون کی فہرست اول میں آ جائیں۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

اعلان نکاح

شیخ عبد الغنی صاحب نورین ٹیکنڈالی افریقہ کا نکاح امۃ القدوس دختر مستری عبد السبحان صاحب کے ساتھ پندرہ سو روپیہ حق مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۱۷ رمئی پڑھا شیخ صاحب کی طرف سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے وکالت

تقرر امراء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے یکم مئی ۱۹۴۴ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک احباب ذیل کو امیر یا نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ احباب متعلقہ کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع کر دی گئی ہے۔

جماعت احمدیہ لدھیانہ۔ مولوی برکت علی صاحب لائق

" انبالہ۔ بابو عبد الرحمٰن صاحب

" سیالکوٹ۔ خان بہادر نواب محمد الدین خان صاحب امیر۔ نائب امیر۔ چودہری اللہ دتا صاحب

جماعت احمدیہ مردان۔ بابو محمد الطاف خانصاحب

ناظر اعلےٰ قادیان

جماعت کی فوری توجہ کے لئے

"میں نے خدام الاحمدیہ کو خصوصاً اور باقی جماعت کو عموماً اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ اس کام میں خدام الاحمدیہ کی مدد کی جائے" حضور کے اس ارشاد کے ماتحت خدام الاحمدیہ کا قیام اور اس کا کام ایک جماعتی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کو کامیاب بنانے کے لئے جماعت کے ہر فرد پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ جو ۱۵ تا ۴۰ سال کی عمر کے افراد جماعت ہیں ان کو اس تنظیم میں شامل ہونا اور جو ۴۰ سے زائد کے ہیں۔ ان نوجوانوں کو اپنے کام میں شوق اور باقاعدگی کی طرف توجہ دلانا اور تلقین کرنا ضروری ہے۔ ان کے کام اور حقیر سے حقیر خدمات کو بنظر استحسان دیکھنا چاہیئے۔ اور اظہار پسندیدگی اور حوصلہ افزائی کرنا ضروری ہے۔ اور ہر وہ تعاون جو مجلس کے قیام کی کسی غرض کو پورا کرنے میں ممد ہو فراخی خاطر سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مجلس ہذا کے قیام کو کامیاب بنانے کے لئے سلسلہ کا ہر فرد ذمہ وار ہے۔ مگر اصل ذمہ واری نوجوانوں پر ہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ سلسلہ کے نوجوان کثرت سے اس تنظیم میں شامل ہوں۔ اور وہ مجلس کے لائحہ عمل کے مطابق روزمرہ کے پروگرام پر عمل کریں۔ جس کی رپورٹ قائدین و زعمائے حضرات باقاعدہ مرکز میں بھجوایا کریں۔ تاکہ مرکز ان کی

دعائے مغفرت

:۔ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن خانصاحب بی کام لاہور کی والدہ صاحبہ وفات پا گئی ہیں (۲) عنایت اللہ خان صاحب الہ آباد کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں (۳) مرزا ظہور احمد صاحب دہرم کوٹ بگہ (۴) چودہری محمد صدیق صاحب اٹھوال (۵) شیخ محمد یعقوب صاحب موگا ضلع فیروزپور

میرے جماعت احمدیہ میں شمولیت کے وجوہ

از جناب سید امجد علی شاہ صاحب سیالکوٹ

میرے نظام قادیان کے ساتھ اپنے آپکو مربوط کرنے پر بعض دوستوں نے مجھ سے اس کی وجوہ دریافت کی ہیں۔ جن کو الگ الگ جواب دینے کی طاقت نہیں پاتا۔ اس لئے مختصراً عرض خدمت کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اس بات کا کھلا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ ۱۹۱۴ء میں جو آواز حضرت امام جماعت قادیان نے اٹھائی۔ کہ لاہور میں حضرت مسیح موعودؑ کے درجہ کو گھٹایا جا رہا ہے۔ جس کو ہم نے اس وقت بدگمانی پر محمول کیا۔ آج نتائج کے لحاظ سے وہ صحیح ثابت ہوئی۔ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۴۳ء تک کئی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام در بارہ امامت نماز کو زائد المیعاد قرار دینے کی کوشش کی گئی۔ آپ کے قرار دادہ حرام کو حلال کرنے کی سعی کی گئی۔ اور ۱۹۴۳ء تک اکابر کے بلا مطالبہ شرائط حضرت مسیح موعود کے غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے واقعات ترقی کرتے گئے۔ اور یہ کہنے والے بھی بہت ہو گئے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا اجتہاد خلاف سنت ہو۔ تو ہم اسے چھوڑ دیں گے۔ اور امامت نمازیں تکفیر یا تکذیب کی شرط کو بھی چھوڑ دینے کے لئے آوازیں زیادہ اٹھنی شروع ہو گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آواز کو کہ "پاک جماعت الگ ہو تو اس میں ترقی ہوتی ہے" خدا تعالےٰ اس وقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشاء الہٰی کی مخالفت ہے۔ "پس پشت ڈالکر" سب کلمہ گو مسلمان ہیں" کو نماز کی امامت کا اصول قرار دے کر مسلمانوں کی کثرت کی رضاجوئی کو غالب کر لیا گیا۔

غیر احمدی برادریاں رکھنے والے احمدی افراد جنازوں وغیرہ کے موقعہ پر غیر احمدی مکفر اماموں کی اقتدا کو برادریوں کی رضاجوئی کے لئے ترجیح دے دیتے ہیں۔ شیعہ برادریوں میں شیعہ اور سنیوں میں سنی بلکہ اس سے بھی قطع نظر ہر خیال کے لوگوں میں لڑکیاں بیاہ دینے اور انہی میں مدغم رہنے سے جماعت میں یگانگت اور باہمی مودت کے جذبہ و اعتماد کو ضائع کر دیا ہے۔ غرضکہ عملی پہلو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات اور احکام کو نفی کر دیا گیا ہے۔ جو قوم کی وحدت کا ہر رنگ میں مرکز تھا۔

میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہوگا
مسائل نظری میں الجھ گیا ہے خطیب

دوسری طرف جماعت احمدیہ میں نظری اختلاف کو اب تفرقہ کی مستقل صورت دے دی گئی ہے۔ چنانچہ حسب اعلان جماعت لاہور ۱۹۱۴ء میں جماعت کا مسلک یہ تھا۔ "ہم ملکر کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور صرف اس قدر چاہتے ہیں۔ کہ ایک تو حضرت صاحب کا قائم کردہ انتظام جو انجمن کے متعلق ہے۔ نہ توڑا جائے...... اور دوسرا یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں جن معاملات میں قوم کی اصلاح کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کفر اور اسلام کا مسئلہ جس میں اپنی قوم کے ایک حصہ کو ہم غلطی پر دیکھتے ہیں پوری آزادی ہونی چاہیئے۔ کہ ہم اپنے خیالات اور عقائد کو کھولکر پیش کر سکیں۔" یہ اعلان صاف بتاتا ہے۔ کہ کفر و اسلام کا عقیدہ جماعت کی تقسیم کی وجہ نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک فروعی اختلافی مسئلہ سمجھا گیا۔ جس پر آزادانہ اختلاف کا حق صرف طلب کیا گیا تھا۔ لیکن ۱۹۴۳ء میں مولوی محمد علی صاحب نے اعلان فرما دیا۔ "جس دن قادیانی جماعت کے راہنما یہ اعلان کر دیں۔ کہ وہ ان لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے کافر دائرہ اسلام سے خارج قرار نہیں دیتے۔ اور جو کافر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا اقرار کرے۔ اسے مسلمان کہتے ہیں۔ اس دن ہماری اور ان کی اصل بحث ختم ہو جائے گی۔ باقی جو اختلافات ہوں گے۔ وہ فروعی ہوں گے۔ اور ہمیں ان کی مخالفت کی ضرورت نہیں ہو گی۔"

۱۹۱۴ء میں کفر و اسلام جس کو ایک اختلافی مسئلہ قرار دیا گیا تھا۔ اور اس سے زیادہ اہمیت نہ دی گئی تھی۔ اسی کو کلمہ گو کو کافر کہنے کے فرد جرم کے ماتحت قادیان اول پر تعزیری رنگ میں کافر قرار دینے اور ان کے ساتھ نمازیں جائز نہ قرار دینے کا ذریعہ تھوڑے ہی عرصہ بعد بنا لیا گیا تھا۔ جو اب شدید تر ہوتا جا رہا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک فرمان کے علم نے میرے لئے اس بظاہر مشکل کو حل کر دیا۔ کہ خلاف سنت و خلاف ہدایت راہ نمائی پر بھی امام جماعت کے ساتھ وابستہ رہو۔ اور جب مسلمانوں پر ایسا وقت آئے۔ کہ ان کا نہ امام ہو۔ نہ ایک جماعت تو ان سب فرقوں کو کلی طور پر چھوڑ دو۔ خواہ تم جنگل میں ہو۔ پس جب ایسا وقت آیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنا امام کھڑا کر کے ایک نئی عمارت کی بنیاد رکھی۔ اور اس امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہلوایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ کہ جب مسیح آئے گا۔ تو تم کو اسلام کے تمام فرقوں کو بکلی ترک کرنا پڑے گا۔

پس دوسرے فرقوں میں مدغم ہو جانے کی روش مجھے دو طرح پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی معلوم ہوتی ہے۔ ایک اس نہی ادغام کی نافرمانی دوسرے آئندہ جماعت میں مستقل فرقہ سازی کی بنیاد۔ تبدیلی عقیدہ کو شرط اتحاد یا صلح قرار دے کر بموجب اعلان ۱۹۴۳ء مندرجہ بالا اور باوجود اس کے کہ موجودہ امام جماعت قادیان نے اعلان بھی کر دیا۔ کہ ان کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین کو کافر کہنے سے یہ مراد نہیں۔ کہ وہ گویا ان کو خدا اور رسول کا بھی منکر سمجھتے ہیں۔ نہ یہ مراد ہے۔ کہ وہ سیاسی رنگ میں کسی الگ قومیت کے مدعی ہیں۔ اور اسلام کی قومیت متحدہ کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ اسلام کی حقیقت جو فرمانبرداری ہے اس کی نفی مراد ہے۔ ورنہ قومیت و سیاسی رنگ میں وہ سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اکابر لاہور قادیان سے مسلمانوں کی تکفیر کو دنیا میں اسی رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ کہ یہ ایک بالکل علیحدہ سیاسی جماعت بن رہی ہے۔ حالانکہ حقیقۃ الوحی کے مطابق فرداً فرداً خود ہی مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ ماننا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا انکار اور اس لئے کفر ہے۔ لیکن اس کو کافر کہتے نہیں۔ کیونکہ یہ کفر دون کفر ہے۔ تو نتیجہ تو وہاں بھی یہی نکلا۔ کہ نافرمانی کفر ہے۔ لیکن فتوے سے قومیت متحدہ کی نفی نہ ہو۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ۱۹۱۴ء میں اختلاف مسئلہ تکفیر کو اسی طرح پر سمجھا کر محض اختلافی مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ جسے اب بڑھا لیا گیا ہے۔ اور بیان کرنے میں جو پہلو فریق مخالف کی کچھ صراحت یا صفائی کا ہو۔ اس میں اخفا کیا جاتا ہے۔ ورنہ یہ مسئلہ اب بھی اتنا اہم نہیں جو باہمی تعاون میں رکاوٹ بن سکے۔ جیسا کہ ابتدا میں نہیں سمجھا گیا۔ اور نئی تشکیل میں جس میں بنیاد تفرقہ بنا دیا گیا ہے شامل ہونا ممکن نہیں۔ ۱۹۱۴ء میں جو نظام انجمن کے متعلق شرط تھی۔ اس کو میں نے کبھی تقسیم جماعت کی وجہ بننے کے لئے شرعی وجہ قرار نہیں دیا۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے تھی۔ جس کو مختص الامر بھی بتایا جاتا ہے۔ عمومی بھی ہو۔ تو رائے سے اختلاف محل تفرقہ شرعاً نہیں بن سکتا۔ حضرت کے الفاظ یہی ہیں "میری تو یہی رائے ہے" تو یہ دائمی دستور العمل نہیں بن سکتی۔ خاصکر اس گروہ کے لئے جو امامت نماز وغیرہ کے بارہ میں حرام کہی ہوئی چیز کو بھی وقتی کہہ کر حلال کر سکتا ہو۔

ایک اور امر جو ہمیشہ میری بیزاری کا باعث رہا ہے۔ وہ اب عملاً (گو کہنے کو نہیں) دستور میں شامل کر لیا گیا ہے۔

استاد کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت میٹرک پاس واقفین زندگی کے لئے جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک سپیشل کلاس کھولی جارہی ہے۔ جس میں ایک سال کا نصاب ہوگا۔ اور قرآن کریم۔ حدیث۔ صرف۔ نحو۔ ادب کلام اور فارسی کی تعلیم دی جائے گی۔ اس کلاس کے لئے ایک قابل استاد کی فوری ضرورت ہے۔ جو دوست ان مضامین کو بخوبی پڑھا سکتے ہوں۔ وہ ۱۵ جون تک اپنی درخواست بھجوا دیں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام متعلقین کے کے متعلق جو کردنی ناکردنی گند کوئی اچھالے۔ اس کو قادیان سے نفرت دلانے کے لئے پروپیگنڈا میں شامل کر لینا۔ اور ہر ایسے شخص کی امداد کے لئے تیار ہو جانا۔

میں نے ان ہر سہ امور کے خلاف عرصہ سے عموماً اور ایک سال سے خصوصاً خاص زور لگایا لیکن تفرقہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا جذبہ بڑھتا دیکھ کر میں نے فکر تفرقہ سے علیحدگی کے سوا چارہ نہ پایا۔ میں اب بھی دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ دوسروں کے چلن کے نقائص نکالنے۔ دوسروں کی خدمت اسلام کی کوششوں کو جھوٹ قرار دینے اور ان کی تذلیل کرنے سے اپنی ترقی کی امید کو چھوڑ کر کلمۃٍ سواء کو مدنظر رکھ کر اسلام کی اشاعت اور اس کی ترقی کے لئے تعاون کی راہ نکالیں۔ میں نے اس کے لئے حضرت امام جماعت قادیان کو وسعت کے ساتھ تیار پایا ہے۔ جو قوم اپنے علم کے غرور میں آسمان کی آواز کی رہنمائی سے اپنے آپکو بے نیاز سمجھتی ہے۔ وہ مسلمان کہلانے سے اللہ تعالےٰ کی سنت کو نہیں بدل سکتی اور گرفت سے نہیں بچ سکتی۔ مسلمانوں میں ہی ترقی کے کئی دور آئے۔ یستبدل قوماً غیرکم کا نقشہ اسلامی دنیا نے کئی دفعہ دیکھا۔ ایسے لوگوں میں مدغم ہونے کی خواہش میں امام وقت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کے فرمان کی تحقیر کبھی فائدہ نہیں دیگی۔

غرض میری اس تبدیلی کی وجوہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) اختلاف کا مستقل بنیاد تفرقہ بن جانا اور فرقہ سازی کا دروازہ احمدیت میں کھلنا۔

(۲) مسلمانوں کی کثرت میں مدغم ہو جانیکی روش

(۳) حضرت مسیح موعود جو حکم و عدل ہے۔ ان پر خود حکم بننے کی کوششیں اور نافرمانی۔

(۴) اپنی ترقی کے لئے دوسروں کی تحقیر و بدگوئی کو شعار بنانا۔ اور دوسروں کی بدشہرت سے اپنا نفع تلاش کرنا۔

(۵) بدزبانی کرنے والوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان سے کھلی دشمنی رکھنے والوں کی امداد اور ان کو پناہ دینا۔

میں پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ اختلافات کی وہ اہمیت نہیں۔ کہ انہیں بنیاد تفرقہ بنایا جائے۔ جن پر اگر ضرورت ہوئی۔ تو فرداً فرداً عرض کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

حضرت مسیح موعودؑ کے مخاطب اگر غیر از جماعت مسلمان تھے۔ تو جماعت بدرجہ اولیٰ مخاطب ہے۔ جب فرمایا۔

زفکر تفرقہ باز آ باشتی پرداز
وگرنہ شکوہ بر غمگسار خود نکنم

میں یہ امر بھی واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کسی اختلاف کے اظہار سے منع نہیں فرماتے۔ سوائے اس صورت کے کہ کوئی جماعت میں فتنہ پیدا کرنے کیلئے اس حق کا استعمال بُرے طریق پر کرے۔

ختم نبوت کے عقیدہ کا نتیجہ

ختم نبوت کا عقیدہ ایک خلاف فطرت عقیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس عقیدے کے قائلین بھی جب خالی الذہن ہو کر مسلمانوں کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت کو دیکھتے ہیں۔ تو ایک طرف تو ان کے قلوب میں اس عقیدے کی وجہ سے سخت مایوسی اور نا امیدی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دوسری طرف ان کی فطرت بے اختیار پکار اٹھتی ہے۔ کہ اس حالت کی اصلاح کرنے کے لئے کسی نبی اور رسول ہی کو مبعوث ہونا چاہئیے۔

رسالہ "مولوی" دہلی کا ایک مشہور رسالہ ہے۔ جس نے اپنے ماہ صفر ۱۳۶۲ھ کے پرچہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اے صاحب الجود والکرم! ہماری مایوسیوں کی انتہاء نہیں رہتی۔ جب ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اور قوموں کی اصلاح و ہدایت کے لئے انبیاء مبعوث ہوتے رہتے تھے۔ بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ صدیوں جاری رہا۔ اب ایک طرف تو یہ سلسلہ ہی ختم ہو چکا۔ اور دوسری طرف ہماری زار و سقیم حالت کسی ہادی کی محتاج بن کر رہ گئی ہے۔ اس حالتِ یاس میں ہمارا کیا حشر ہونا ہے۔ آج ہماری حالت اگلے زمانہ کے گمراہوں سے کسی طرح بھی بہتر نہیں ہے۔ ...... رحم اے رحمۃ للعالمین! رحم! اب تو جان مضطر لبوں پر آگئی ہے۔ خدا کے لئے کروٹ لیجئے۔ گرتے کو سنبھالئے۔ سوگوار آنہ حالت کو دیکھئے۔ بہت پامال ہو چکے۔ مٹ چکے۔ خاک میں مل چکے۔ اب کرم کیجئے۔ دستگیری فرمائیے! ورنہ آپ کی اُمت بدبختیوں کا شکار ہو کر رہ جائے گی۔ برباد ہو جائے گی اور کوئی آنسو بہانے والا بھی نہ ملے گا"!

(رسالہ مولوی دہلی جلد ۷ص ۲۲)

مندرجہ بالا الفاظ اسی دہلی سے شائع ہو رہے ہیں جسے زمانہ کے ہادی اور مامور کے عظیم الشان نمائندے نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا پیغام دینا چاہا لیکن اُسی نے اسے سنجیدگی کے ساتھ سننا تک گوارا نہ کیا!!

مندرجہ بالا حوالے کا ایک ایک لفظ بتلا رہا ہے۔ کہ مسلمان ہاں وہی مسلمان جو احمدیت کے مقابلہ میں عقیدۂ ختم نبوت پر استقامت ظاہر کرنے کو ایمان کی سب سے بڑی علامت سمجھا کرتے ہیں۔ کس طرح شدید ذہنی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ ان کی فطرتیں بے اختیارانہ طور پر کسی نبی اور رسول کا تقاضا کر رہی ہیں۔ لیکن ان کا عقیدۂ ختم نبوت فطرت کی اس آواز کو مایوسی اور نا امیدی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اور اس طرح فطرت کی یہ آواز اللہ تعالےٰ کے حضور ایک شکوہ بن کر رہ جاتی ہے۔ کہ اے خدا! ہمیں تو ایک نبی کی ضرورت ہے۔ پھر تو نے کیوں سلسلۂ نبوت کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا!

کاش مسلمان ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ جبکہ دنیا کو اور خود کامل نبیؐ اور کامل کتاب کی حامل ہونے والی امت کیلئے بھی ایک نبی کی ضرورت بدستور

تشخیص بجٹ سال ۲۴-۱۳۲۳ہش ۴۵-۱۹۴۴ء کے متعلق ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو سال ۲۴-۱۳۲۳ہش ۴۵-۱۹۴۴ء کا بجٹ تشخیص کر کے بھجوانے کے لئے نئے فارم بجٹ ارسال کئے جا چکے ہیں۔ مفصل ہدایات بجٹ فارم پر درج ہیں۔ سیکرٹری صاحبان مال اس کی پابندی کر کے ممنون فرمائیں۔

نیز فارم تشخیص بجٹ کے ساتھ جلسہ سالانہ کے بجٹ تشخیص فارم بھی بھیجے جا چکے ہیں۔ سیکرٹری صاحبان مال اس کی خانہ پُری کر کے بہت جلد بھجوائیں۔ امسال جلسہ سالانہ کی شرح ایک ماہ کی آمد پر دس فیصدی مقرر ہوئی ہے۔ (ناظر بیت المال)

ٹیچر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے ایک بی۔ ایس۔ سی بی۔ ٹی استاد کی ضرورت ہے جسے ہائی کلاسز کو سائنس پڑھانا ہو گی۔ ضرورتمند اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیقی سرٹیفکیٹ مقامی جماعت نظارت تعلیم و تربیت میں بھجوا دیں۔ کارکنان صدر انجمن احمدیہ کو حسب قواعد پنشن یا پراویڈنٹ فنڈ جو وہ پسند کریں ملتا ہے:۔

ناظر تعلیم و تربیت

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے — سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۴۲۳۲ منکہ سکینہ بیگم زوجہ شیخ محمد بشیر آزاد قوم شیخ عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۱ء ساکن منڈی مرید کے ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ کڑے طلائی ۵ تولہ - ایک جوڑی کلپ طلائی ایک تولہ - ایک عدد موتی طلائی دس ماشہ ایک جوڑی کانٹے طلائی ایک تولہ۔ زیورات کا کل مجموعی وزن سترہ تولہ دس ماشہ ہے - جس کی موجودہ قیمت ۱۰۵۰/- ہوتی ہے - جس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اگر میں نے کوئی حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر دیا - تو وہ منہا سمجھا جائے گا - العبد :- سکینہ بیگم - گواہ شد :- شیخ محمد بشیر آزاد موصی ۲۵۱۵ خاوند موصیہ سوداگر چاول مرید کے منڈی - گواہ شد :- محمد عنایت اللہ موصی ۳۶۳۷ منڈی مرید کے

۴۲۳۱ منکہ شیخ رشید احمد محمود ولد شیخ محمد حسین صاحب قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :- میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے - میں اپنے ماموں نذر محمد صاحب کے ساتھ فرم میں کام کرتا ہوں جن سے مجھے پندرہ روپے ماہوار حسب خرچ ملتا ہے - اس کا ۱/۱۰ حصہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا ہوئی - تو اس کی اطلاع میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دے دوں گا - اگر میں نے اس کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا نہ کیا تو میری وفات پر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی - العبد :- شیخ رشید احمد محمود انڈین میڈیکل سٹور ۔۔۔ گواہ شد :- محبوب عالم خالد قادیان - گواہ شد :- عبدالمجید ہلال پوری

۴۲۳۰ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ شیخ محمد عنایت اللہ صاحب قوم کشمیری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائیداد اس وقت حق مہر میں سے مبلغ ۴۰۰/- ہے - جو میرے خاوند کے ذمہ ہے - نیز ایک جوڑی کانٹے طلائی - ایک جوڑی کلپ طلائی ایک عدد سوئی طلائی جن کا مجموعی وزن تخمیناً اڑھائی تولہ اور موجودہ قیمت یک صد پچاس روپے ہے - کل رقم ۵۵۰/- روپے ہوتی ہے جس کے ۱/۴ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں - نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں نے کوئی حصہ جائیداد ادا کر دیا تو وہ منہا سمجھا جائے گا - العبد :- رشیدہ بیگم موصیہ - گواہ شد :- محمد عنایت اللہ موصی ۳۶۳۷ خاوند موصیہ گواہ شد :- شیخ محمد بشیر آزاد موصی ۲۵۱۵ سوداگر چاول مرید کے -

۴۲۲۹ منکہ جیواں بی بی زوجہ عبدالعزیز ملتانی قوم شیخ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کانٹے طلائی دو عدد - وزن ۱/۲ ۱ تولہ - بجن طلائی معہ زنجیر دو تولہ - انگوٹھی تین عدد وزن نصف تولہ کل چار تولہ سونے کے زیور ہیں - جن کی قیمت رائج الوقت تین سو روپے بنتی ہے - میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - اس کے علاوہ دس روپے ماہوار حسب خرچہ خاوند کی طرف سے ملتا ہے - اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں کوشش کروں گی کہ حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر دوں - اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی - الامتہ :- جیواں بی بی نشان انگوٹھا - گواہ شد :- عبدالعزیز ملتانی خاوند موصیہ گواہ شد :- کریم بخش امیر جماعت احمدیہ -

۴۲۲۸ منکہ ٹھری بی بی - بیوہ حاجی امیرالدین صاحب مرحوم قوم خواجہ سیگھل عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۷ء ساکن کوٹ مومن حال قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت حسب ذیل موجودہ جائیداد ہے ایک مکان سکونتی واقعہ محلہ دارالانجما - جس کی قیمت ۲۰۰۰/- روپے ہے - اس کا ۱/۴ حصہ اپنے لڑکے کے ساتھ ہے - مسمی میاں دوست محمد میرے لڑکے کا ۳/۴ حصہ ہے - اور مبلغ ۵۰۰/- روپیہ نقد میرے لڑکے مذکور کے پاس ہے - کل موجودہ معہ حصہ مکان مبلغ دو ہزار روپیہ ہے - اس کے علاوہ اور کوئی میری آمدنی نہیں ہے - میر اگزارہ جائیداد پر نہیں ہے - میں اپنے لڑکے کے ساتھ ہوں - میں اپنی جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی - اگر اس کے بعد اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبدہ :- نشان انگوٹھا ٹھری بی بی موصیہ گواہ شد :- شیخ دوست محمد پسر موصیہ گواہ شد :- شیخ مولا بخش پسر موصیہ

۴۲۲۶ منکہ برکت بی بی بیوہ نور محمد صاحب قوم شیخ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۲۰ دسمبر ۱۹۲۰ء ساکن قادیان محلہ دارالصحت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائیداد اس وقت مبلغ ۔۔۔ روپیہ نقد ہے - اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور کوئی جائیداد نہیں میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد اور میری ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۶ جون۔ جنرل ٹوجو نے حال ہی میں کہا ہے کہ بحر الکاہل میں جاپان کا حملہ شروع ہونے والا ہے اور نیوگنی۔ فلپائن اور سنگاپور اس حملہ میں اہم پارٹ ادا کریں گے۔

دہلی ۶ جون۔ حکومت ہند نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کے ماتحت ملک کے لوہے کے ۹۹ کارخانوں میں سے ۸۷ بند کر دیئے جائیں گے اس کی وجہ ایک تو کوئلہ کی کمی ہے اور دوسرے ٹرانسپورٹ کی مشکلات۔

لنڈن ۶ جون۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ روم کو تباہی سے بچانے کے لئے اسے کھلا شہر قرار دیا گیا ہے کیونکہ روم کے نواح میں البن کی پہاڑیاں بھی خالی کر دی گئی ہیں۔

ماسکو ۶ جون۔ ایک روسی اخبار نے صوبہ یونن میں جاپانی پسپائی کو چین کی سب سے بڑی پسپائی قرار دیا ہے۔ اور چین کے سرکاری حلقوں پر نیم دلی کا الزام لگایا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ چینی فوج میں شکست خوردہ ذہنیت کے جرنیلوں کو اقتدار حاصل ہے۔

لاہور ۱۷ جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں کہ پنجاب کی وزارت میں مزید تو[سیع] کی جائیگی

متھرا ۱۷ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ضلع متھرا کے تمام اخبارات اور رسالوں کی اشاعت ممنوع قرار دے دی ہے۔

دہلی ۶ جون۔ پنجاب گورنمنٹ نے سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست کے پنجاب میں داخلہ کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن ۶ جون۔ روم کی فتح پر مسولینی بھی جرمن جرنیلوں کے ساتھ بھاگ گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس وقت جرمن سرحد کے پاس کسی مقام پر ہے اس کی حکومت بھی اس کے ساتھ بھاگ گئی ہے

لنڈن ۱۷ جون۔ مسٹر چرچل نے جنرل ڈیگال کو یہاں آنے کی دعوت دی تھی مگر اس نے لکھا ہے کہ جب تک امریکہ فرانس کی لبریشن کمیٹی کے بارہ میں اپنے رویہ کی وضاحت نہ کرے۔ اور اتحادی اس کمیٹی کو آزاد فرانس کی حکومت تسلیم نہ کریں ان کے لنڈن جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

لاہور ۱۷ جون۔ پنجاب ورکنگ جرنلسٹس ایسوسی ایشن نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ انگریزی اور اردو اخبارات میں کام کرنے والوں میں کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیئے۔ ہر اخبار نویس کو کم سے کم ۱۲۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملنی چاہیئے۔ نیز پنشن یا پراویڈنٹ فنڈ کے فوائد بھی حاصل ہونے چاہئیں۔

لاہور ۶ جون۔ چوک متی میں ستیارتھ پرکاش کے فرموں کو جلانے کے سلسلے میں پولیس اب تک نو مسلمانوں کو گرفتار کر چکی ہے۔ ایک شخص کو اس بنا پر گرفتار کیا گیا ہے کہ اس نے ملزموں کو اس جرم کے لئے بھڑکایا تھا۔

لاہور ۶ جون۔ سول سپلائی آفیسر نے لاہور کے ۳۴ بزازوں کے لائسنس چھین لئے ہیں۔ اس وجہ سے کہ وہ چور بازار میں کپڑا فروخت کرتے تھے۔

نینی تال ۱۷ جون۔ خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ ویول نے گورنروں سے ملاقاتیں شروع کر دی ہیں۔ گورنر یو۔ پی پہلے مل چکے ہیں۔ اور اب گورنر بنگال یہاں آئے ہیں۔

لاہور ۱۷ جون۔ مسلم مجلس کے بعض ممبروں نے ملک خضر حیات خان سے ملاقات کی اور ان کو دعوت دی کہ مسلم لیگ سے اخراج کے بعد انہیں مسلم مجلس میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ یہ مجلس مسلم لیگ کی ضد ہے۔

لنڈن ۱۷ جون۔ آج مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا کہ جرمنی کے خلاف دوسرا محاذ قائم کر دیا گیا ہے۔ برطانی۔ امریکن اور کینیڈین افواج آج جنرل منٹگمری کی کمان میں شمالی فرانس کے کنارے کامیابی سے اتر گئیں۔ فوجیں اتارنے کا کام کل رات سے شروع ہوا۔ اور آج صبح تک جاری رہا۔ چار ہزار سے زیادہ بڑے جہازوں نے یہ فوج اتاری ان کے ساتھ بہت سے چھوٹے جہاز بھی تھے دشمن نے جو سرنگیں بچھا رکھی تھیں سرنگ شکن جہازوں نے پہلے انہیں صاف کیا۔ آپ نے کہا معلوم ہو چکا ہے کہ دشمن کی رکاوٹوں پر قابو پانا اتنا مشکل نہ تھا جتنا خیال کیا جاتا تھا دشمن کی صفوں کے پیچھے بھاری تعداد میں پیراشوٹ بھی اتارے گئے ہیں سمندر کے کنارے پر فوجیں اتارنے کا کام کئی جگہ ہو رہا ہے۔ ہم اب کئی ایسی کارروائیاں کریں گے کہ دشمن ہکا بکا رہ جائے گا۔ جو لڑائی اب شروع ہوئی ہے۔ کئی ہفتہ تک اس کا زور بڑھتا جائے گا۔ جو فوج اتاری گئی ہے اس کی مدد کے لئے گیارہ ہزار ہوائی جہاز ہیں جو جہاں کہیں ضرورت ہو فوراً پہنچ جاتے ہیں۔ تمام کارروائی طے شدہ پروگرام کے مطابق ہو رہی ہے۔ تاہم اس زبردست کارروائی میں اتنا بڑا الجھاؤ ہے کہ آج تک کسی مہم میں اتنا الجھاؤ نہیں ہوا۔ ایک ہزار سے زیادہ جہازوں کی توپوں نے دشمن کے بچاؤ کے مورچوں اور توپوں کی چوکیوں پر ایسی خوفناک گولہ باری کی کہ معلوم ہوتا تھا۔ دشمن کے لئے جہنم کا دروازہ کھل گیا ہے مضبوط سے مضبوط جرمن مورچے ٹوٹ رہے تھے۔ اس کے بعد پیدل فوج اتری اور سنگینوں سے دشمن پر حملہ کر دیا۔ فوجی دستوں کے دستے ساحل پر اترتے رہے اور ساحل پر اپنے قدم جما لئے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ یہاں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۷ جون۔ اتحادی سپریم ہیڈ کوارٹرز کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ فرانس میں اتحادی فوجوں کے اترنے سے قبل ۵ جون کی آدھی رات کو اتحادی ہوائی جہازوں نے بڑے زور کا حملہ کیا۔ جو پو پھٹنے تک جاری رہا۔ اس کے بعد سرنگ شکن جہازوں نے سرنگیں صاف کیں۔ اور پھر بحری دستے روانہ ہوئے دشمن کی تین تارپیڈو کشتیوں اور کچھ ٹرالروں نے اس کارروائی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر انہیں بھگا دیا گیا۔ اتحادی فوجیں ڈسٹرائروں کی گولہ باری اور ہوائی جہازوں کی بمباری کی آڑ میں اتریں۔ بہت سے سپاہی ہوائی جہازوں اور گلائیڈروں سے بھی اترے کل اتحادی فائٹر اور بمبار دن بھر دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کرتے رہے۔ دشمن کا کوئی فائٹر مقابل پر نہیں آیا۔ جس اعلیٰ پیمانہ پر کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس کے مقابل میں نقصان بہت ہی کم ہوا ہے۔ مسٹر چرچل نے کل اس مہم کے بارہ میں دوسرا بیان دیا۔ اور کہا سب کام تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے ہماری فوجیں ایک چوڑے مورچہ پر اتری ہیں۔ اور بعض جگہ کئی کئی میل آگے بڑھ گئی ہیں۔

اس سے قبل اتنی بڑی فوج ہوائی جہازوں سے نہ اتری تھی۔ بہت سے اہم پل جنہیں دشمن اڑا نہ سکا تھا۔ ہمارے قبضہ میں آ چکے ہیں کان کے شہر کے اندر بھی لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ امر یقینی ہے کہ اس علاقہ میں دشمن اپنی ساری طاقت جمع کر دے گا۔ اسی طرح ہم بھی کریں گے اور یہ لڑائی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہم دونوں وہاں فوجیں بھیجتے رہیں گے یہ بہت ہی نازک وقت ہے۔ ہماری فوجیں ۷۵ میل چوڑے علاقہ میں اتری ہیں یہ علاقہ پیرس [سے] دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ نزدیک ہے۔ کان اور آسنی کے شہروں کے درمیان اتحادی ٹینک اتارنے میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور اب انکی مدد سے کئی میل آگے بڑھ گئے ہیں اس مہم میں اتحادی فوجوں نے بعض نئے خفیہ ہتھیاروں سے کام لیا ہے۔ اتحادی طیاروں نے آدھ گھنٹہ میں دشمن کے ٹھکانوں پر دس ہزار ٹن بم برسائے۔ پیراشوٹوں کے علاوہ ۱۳ ہزار سے زیادہ ہوا باز فرانس پر پرواز کر رہے تھے۔ ان حملوں کے وقت کوئی جرمن فائٹر مقابل پر نہیں آیا۔ اندازہ ہے کہ دشمن کے پاس اس محاذ پر ۲½ ۱ دو ہزار ہوائی جہاز ہیں یا ممکن ہے کچھ ریزرو دستے بھی ہوں۔ گوئرنگ نے ایک پیغام میں کہا ہے کہ ہمیں اتحادیوں کے اس حملہ کو ناکام کر دینا چاہیئے۔ خواہ اس کوشش میں ہماری تمام ہوائی طاقت تباہ ہو جائے۔

لنڈن ۷ جون۔ اٹلی میں اتحادی فوجیں دریائے ٹائیگر کو پار کر کے کئی میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اٹلی کے نئے بادشاہ نے مارشل بڈوگلیو کی وزارت کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے اور اب مارشل موصوف ایک نئی حکومت قائم کریں گے

لنڈن ۷ جون۔ گزشتہ شب ملک معظم نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی۔ جس میں کہا کہ ہم پر ایک پھر کڑی آزمائش کی گھڑی آئی ہے۔ اور ہمیں اب زندگی کے لئے نہیں بلکہ ایک اچھے مقصد کے لئے فتح حاصل کرنی ہوگی۔ اس کے لئے صبر اور حوصلہ کی